رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
سبحان الذی اخزی الاعادی

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

الیس اللہ بکاف عبدہ

ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاسم علی خاکسار
پروپرائٹر

فاروق

عالم میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہے شان اس کی
ہر اک سے ہے نرالی ہر اک سے ہے نرالی
ہے ذات جامع اس کی ہے جامع اس کی ہے جامع اس کی
ہے ذات جامع اس کی ہے جامع اس کی ہے جامع اس کی

ہر اک نبی کی اس میں شان اجتماعی ہے
اس کی ہر اک ادا میں اک شان دلربائی ہے
اس کی ہر اک ادا میں اک شان دلربائی ہے

ہر اک نبی کی اس میں شان اجتماعی ہے
اس کی ہر اک ادا میں اک شان دلربائی ہے
اس کی ہر اک ادا میں اک شان دلربائی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۹ر اپریل ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۹

سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر کی طبیعت ناسازی اب اچھی ہیں۔ الحمد للہ!

۲۔ فصلیں کاٹی جا رہی ہیں۔ بلکہ یہ کام قریب الاختتام ہے

۳۔ آجکل تنسیخ نکاح کے دو تین مقدمے غیر احمدیوں کی طرف سے دائر ہیں۔ امرتسر میں جو مقدمہ چل رہا ہے اسمیں مولوی سرور شاہ صاحب و میر محمد اسحٰق صاحب کی شہادت ہوئی ہے۔ آئندہ تاریخ ۱۲ر اپریل سنی گئی ہے

دوسرا مقدمہ بہاولپور میں ہے جہاں دو بندیوں کے فتوے کی بنا پر منصف نے فسخ نکاح کا فیصلہ دیا ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ بہاولپور میں سوائے خاص اجازت کے وکیل نہیں پیش ہو سکتا۔ اللہ رحم فرماوے۔

وہ مجلس شوریٰ جس کا وعدہ حضرت اولوالعزم نے منصب خلافت میں فرمایا تھا۔ قائم ہو گئی ۷۔ ۸۔ ۹۔ اپریل کو اسی کے اجلاس ہوئے تھے۔

نامہ صادق

شکریہ مشایعت

۱۰ر مارچ کو میں قادیان سے روانہ ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ احباب کرام قریب دو میل کے فاصلہ تک عاجز کی مشایعت کے واسطے تشریف لائے ہر دو مدارس کے طلباء اور اساتذہ بلکہ دوکاندار اور مہمان سب نے میری عزت افزائی کی بعض نہر تک پہنچے جو دعائیں ان کے دل اس مسافر کے واسطے کر رہے تھے ان پر انکا آبدیدہ شاہد تھا اور جس قدر میں انکا مشکور ہوں اسکے واسطے میرا آبدیدہ شاہد ہے جو نہ صرف اسوقت جاری تھا بلکہ اب بھی کالے سمندروں کے درمیان جہاں چاروں طرف سے نیلے نیلے آسمان اور نیلے سمندر کے کچھ دکھائی نہیں دیتا میں اپنے احباب کیواسطے خدائے قدیر کے حضور میں دعائیں کرتا ہوا چشم پر آب ہو جاتا ہوں

قادیان سے خطاب

مبارک ہے تو اے قادیان کی بستی اور مبارک ہیں تجھ میں بسنے والے کہ آج روئے زمین پر کسی کو وہ درد اور محبت سے بھرا ہوا دل نہیں دیا گیا جو تجھے عطا ہوا ہے تو میرے محبوب کے بسنے کی جا ہے تو خدا کے مسیح کے نزول کا مقام ہے تیرا آسمان دعا اور تیری زمین نرالی ہے میں تجھ میں اسواسطے داخل نہ ہوا تھا کہ پھر کبھی نکلوں مگر میرا داخل ہونا اور باہر آنا دونوں تیری آبادی کی خاطر ہیں۔ خدا کی رحمتوں کی بارش ہمیشہ تجھ پر ہو اور تجھ سے پیار کرنے والوں پر ہو۔ آمین

احباب کی ملاقات

راستہ میں اکثر اسٹیشنوں پر احباب موجود تھے جو روروکر گلے ملتے اور اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے رہے دہلی سے ایک ایرانی مجتہد میرے ساتھ سوار ہوئے جو بمبئی جا رہے تھے ایک جگہ فرمانے لگے کہ اگر تا تو ران و ایران بروید یقین دارم کہ محبان جناب والا ہمہ جا حاضر باشند یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکا احسان اور غریب نوازی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ پیارے بھائی سید عابد حسین صاحب بی۔ اے تحصیلدار جنہوں نے میری محبت کی خاطر میرے پڑوس میں قادیان میں زمین خریدی ہے۔ پہاڑوں کے لمبے سفر کی تکلیف برداشت کر کے پھر ایک برانچ لائن کا بڑا

مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی زیم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ ملے کر کے بینا کے اسٹیشن پر موجود تھے جہاں برادر محمد حسین خانصاحب تحصیلدار باموراسے بینا آئے ہوئے تھے ہر دو صاحب، ایک دوسرے سے واقفیت نہ رکھتے تھے مگر احمدیت کی کشش نے جلد دونوں کو ملادیا اور ہر دو اصحاب بھوپال تک میرے ہم سفر ہوئے جزاہم اللہ الخیر

تبلیغ بمبئی میں تین نئے احمدی ہوئے اور جہاز پر بھی سلسلہ تبلیغ شروع ہوگیا چنانچہ آج ۲۶ تاریخ تک ایک عیسائی صاحب احمدی مسلمان ہوئے دو مسلمان داخل بیعت ہوئے ہیں اور دو پارسی اور ایک ہندو نے رسول پاک جو حضرت خاتم النبیین اور مسیح موعود کی نبوت کا تحریری اقرار کیا ہے یہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت اور کرم کی بات ہے نہ کہ میری کسی کوشش اور لیاقت کا نتیجہ

خواجہ صاحب کی غلط بیانی ایک معزز مسلمان کو تبلیغ کرتے ہوئے مجھے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب نے ان کو یہ کہا تھا کہ ہمنے "موجودہ خلیفہ کی بیعت اسواسطے نہیں کی کہ وہ نوجوان ہے اور عالم نہیں" مینے انکو سمجھایا کہ یہ خواجہ صاحب کی دوہری غلط بیانی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ ان کے بیعت نہ کرنے کی وجہ دراصل اور ہے یہ نہیں جو انہوں نے آپکے سامنے ذکر کی۔ اور اسوجہ سے بھی کہ موجودہ خلیفہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے علم و فضل میں وہ کمال رکھتے ہیں جسکی نظیر اسوقت نہیں اور خواجہ صاحب کا انکار ایسا ہی ہے جیسے غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے اور ہیں کہ مرزا گو کئی عالم آدمی نہیں مینے ایک دو جگہ پہلے بھی خواجہ صاحب کی ایسی غلط بیانیوں کا ذکر سنا ہے اسواسطے میری رائے میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کوئی معزز دوست اس مضمون پر ایک مفصل بحث کریں جسمیں نکتہ چین خواجہ صاحب کے علم کا بھی کچھ تذکرہ مناسب الفاظ میں ہو جائے ایسا مضمون چھاپکر ہندوستان بھر کے ان تمام معززین کو بھیجنا چاہئے جہاں جہاں خواجہ صاحب کا گذر ہوا ہے اور انگلینڈ بھی بھیجنا چاہئے تاکہ وہاں کے مسلمانوں میں جو غلط فہمیاں خواجہ صاحب نے پھیلائی ہیں۔ وہ رفع کی جاسکیں اڈیٹر صاحب ازراہ عنایت مجھے مطلع فرمادیں کہ کس بزرگ نے ایسا مضمون لکھنے کا بیڑا اٹھایا ہے تاکہ میں بھی اسکے واسطے دعا کروں۔ خواجہ صاحب کو ایسی ناجائز کارروائیوں کی پاداش میں جو کچھ مل رہا ہے۔ وہ خود اس بات سے معلوم ہو سکتا ہے جو خواجہ صاحب کے علم و عقل کی نسبت اس معزز صاحب نے میرے سامنے ظاہر کی مگر میں اسکو سر دست محفوظ رکھتا ہوں۔

مسٹر مارگولی اتھ اس نام سے ناظرین اخبار بخوبی واقف ہیں یہ وہ صاحب ہیں جنکو پنجاب یونیورسٹی نے اس غرض سے بلایا تھا کہ تاریخ اسلام پر لیکچر دیں اور ایکدن قادیان بھی گئے تھے اسی جہاز میں واپس انگلستان جارہے ہیں بہت محنتی آدمی ہیں سارا دن کتاب پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ہندوستان رہکر کچھ اردو زبان بھی سیکھ لی ہے اور میرے ساتھ اردو میں باتیں کرتے ہیں بعض دفعہ کوئی اردو کی کتاب بھی مجھ سے پڑھتے ہیں کبھی کبھی مذہبی گفتگو بھی ہوتی ہے انکا نام ظاہر کرتا تھا کہ ان کے بزرگ یہودی تھے دیانت کرنے پر اسکی تصدیق ہوئی کہنے لگے میرا باپ یہودی تھا۔ عیسائی ہوگیا مینے کہا آپکے باپ نے ترقی کی یہودی سے عیسائی ہوا۔ اب آپ آگے ترقی کریں اور عیسائی سے مسلمان بنجائیں کہنے لگے "مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ کس دین کو اختیار کرنا چاہئے تو مینے جواب دیا کہ وہ دین جسمیں کوئی بیدا ہو" اس پر مینے کہا کہ جو خیال آپ نے ظاہر کیا اگر یہی خیال آپکے باپ کا ہوتا۔ تو آپ بھی آج یہودی ہوتے کہنے لگے ہاں ہے لیکن قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اگر باپ تمہارا گمراہ ہو۔ تو تم اسکے راہ پر نہ چلو۔ اس پر کسی وجہ سے بات ختم ہوئی ایک دوسرے وقت میں نبوت اور اسکے علامات پر بحث ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی نبوت کے ثبوت مینے پیش کئے۔ کئی باتوں پر فرمایا ٹھیک ہے جہاز پر آیت وار کے دن عیسائیوں نے جو گرجا کیا۔ اس کے امام یہی صاحب ہوئے احباب سے پھر دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء

(جہاز سے)

حضور وائسرائے کا دربار لاہور میں

۱۶ اپریل کو ہز اکسلنسی وائسرائے گورنر جنرل ہند نے لاہور میں دربار منعقد فرماکر ایک تقریر کی جس پر اہل پنجاب جسقدر فخر و ناز کریں بجا ہے آپنے ارشاد کیا کہ:۔ "امر واقع یہ ہے کہ ہم انگریزوں کے نہیں بلکہ تمام روئے زمین کے انگریزوں کے دو نمبر پنجاب ایک ایسا صوبہ خیال کیا جاتا ہے جو بلحاظ حضرت قیصر ہند کی جان نثاری کے کسی سے ذرہ بھر کم نہیں یہ وہ صوبہ ہے جو تہ دل سے وفادار ہے اور جو اعلیٰ ہدایات سے اثر پذیر ہو کر اپنے بہادر سپوتوں کو ہمارے اپنے سپوتوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو لڑنے کے لئے بھیج رہا ہے یہ وہ مردم خیز خطہ ہے جسکو سلطنت ہند کی شمشیر یا قوت بازو کہیں تو بجا ہے"

پھر ریاستوں نے جو جنگ میں امداد دی ہے اسکی تفصیل دیتے ہوئے فرمایا "مختصر یہ کہ سب ریاستیں کیا بڑی اور کیا چھوٹی ایک سرے سے بڑھ چڑھکر برطانیہ کلاں کو اس معرکۂ عظیم میں مدد دے رہی ہیں میں ان خدمات کا حضور شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کی جانب سے نہایت شکر گذاری کیساتھ اعتراف کرتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ مذکور ان خدمات کو کبھی فراموش نہیں کریگی"

اسکے بعد آپنے ان رعایتوں کا ذکر کیا جو میدان جنگ میں کام کرنیوالوں میں زخمیوں یا مرنے والوں کے پسماندوں کے ساتھ منظور کی گئی ہیں اور فرمایا کہ "چونکہ پنجابیوں کی تعداد میدان جنگ میں بہت زیادہ ہے اسواسطے آپکو بمقابلہ دیگر صوبجات کے زیادہ قربانی کرنی پڑی کوئی مالی صلہ کسی باپ بیٹے یا خاوند کی ابدی مفارقت کی تلافی نہیں کرسکتا۔ تاہم سرکار نے بیواؤں یتیموں اور ان لوگوں کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کی ہے"

پھر ہندوستان کی خوشحالی کا دارومدار زراعت پر بتاتے ہوئے یہ ہدایت دی کہ "اسکے واسطے تین قسم کی اصطلاحات کی ضرورت ہے اول قحبہ رانی کے طریقوں میں مدد دوم خاص اجناس کی اقسام کے بہتر بیا انتخاب اور سوم ان اجناس کی درجہ بدرجہ بلا آمیزش فروخت کرنیمیں"

پھر تعلیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے صنعت و حرفت کی طرف ان الفاظ میں تحریک کی "آپ کی زراعتی پیداوار کے پہلو بہ پہلو صنعتی کارخانے قائم کئے جاویں جن سے آپکی روز افزوں آبادی کی ضروریات بہم پہنچائی جاسکیں"

اخیر میں بدامنی کے متعلق جو کچھ سامان پیدا ہو چلے تھے ان کے دور ہونے پر اظہار مسرت فرمایا "نہایت خوشی کا مقام ہے کہ کوئی ایسی متضاد صورت ظاہر نہیں ہوئی اور اسکا باعث نہ صرف اہل پنجاب کی دانشمندی اور مردانگی ہے بلکہ نیز وہ اعلیٰ تعلقات جو رعایا کے گورنمنٹ کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مباحثہ روپڑ

روپڑ ضلع انبالہ میں ۲۴ر اپریل ۱۹۱۷ء کو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مباحثہ ہوا۔ احمدیوں کی طرف سے مکرم معظم مولٰنا محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل تھے اور غیر احمدیوں کی طرف سے جناب مولوی عبداللہ صاحب امرتسری۔ ہر پرچہ کے لکھنے اور سنانے کیلئے آدھ گھنٹہ وقت مقرر تھا ہماری طرف سے پریزیڈنٹ چوہدری عبداللطیف خان صاحب آف گناچور تھے انکی طرف سے مولوی فاضل عبدالمجید صاحب اور تیسرے پریزیڈنٹ جناب منشی رام صاحب آریہ تھے تحریری پرچے ہمیں مل گئے ہیں جو افادہ ناظرین کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

پہلا پرچہ

از مولوی عبداللہ صاحب (غیر احمدی)

۱۔ حدیث میں ہے لا تجمع امتی علی الضلالۃ اس کا مطلب یہ ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ایک جماعت میری امت سے ہمیشہ حق پر رہے گی اب ہم اس حدیث کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جب نبی ہونے کا دعوٰی کیا ہے تو اسوقت دنیا کے کسی گوشے میں اس مذہب والا بھی کوئی موجود تھا کہ نبوت کا سلسلہ بند نہیں ہوا کوئی نہیں پھر مرزا صاحب کا دعوٰی نبوت کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جب ساری دنیا اس وقت مدار نجات

۲۔ اسی بات کو سمجھ رہی تھی کہ اب سلسلہ نبوت ختم ہے حتٰی کہ مرزا صاحب کا بھی پہلے یہی عقیدہ تھا کہ سلسلہ نبوت ختم ہے جیسے کہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰ میں ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ہیں خواہ کوئی نبی ہو۔ اور حضرت نے حدیث لا نبی بعدی کے ساتھ اسکی تفسیر کر دی ہے یعنے میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ سب مطلب حمامۃ البشریٰ میں ہے اور ایک جگہ (صفحہ ۷۹) میں لکھتے ہیں کیا میں نبوت کا دعوٰے کر کے کافر بنجاؤں۔

۳۔ مسلم میں ایک حدیث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا کہ تو تو میرے سے ایسا ہے جیسے موسٰی علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام اس سے یہ مطلب نکلا کہ حضرت کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ صاحب کتاب اور نہ دوسرا جو کتاب لایا ہو۔ کیونکہ ہارون علیہ السلام صاحب کتاب نہ تھے۔ بلکہ موسٰی علیہ السلام کی کتاب پر عمل کرتے تھے۔

۴۔ پھر مرزا صاحب نے جو قرآن مجید میں آیت کریمہ ومبشرا برسول یاتی من بعدی الآیۃ اپنے نسبت لکھی ہے اسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے خلاف تفسیر کی ہے اور صحابہ کے خلاف کی ہے کیونکہ اس سے مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہیں چنانچہ ابن کثیر جلد ۹ میں یہ بات خوب وضاحت کے ساتھ بیان کی ہے اور صحابہ کے اقوال نقل کئے ہیں اور بہت سی احادیث بھی نقل کی ہیں +

دستخط عبداللہ امرتسری۔ دستخط عبداللطیف خان۔ دستخط منشی رام
دستخط عبدالمجید

جواب

(از مولوی فاضل محمد اسماعیل صاحب)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔

(۱) نہایت افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے بالکل خلاف شرائط اصل مبحث کو چھوڑ کر دوسری بحث شروع کر دی۔ شرائط میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں کہ آئندہ نبی آسکتا ہے یا نہیں؟ اور نہ یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے اس بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ کہاں تک عقائد عام مسلمانان کے موافق یا مخالف ہے شرائط میں مبحث یہ دکھایا گیا ہے کہ "نجات کے لئے کس ایمان کی ضرورت ہے" پس میں مولوی صاحب کی کس بات کا جواب دوں۔ افسوس!

مولوی صاحب نے جو کچھ بھی بیان کیا ہے اگرچہ شرائط کے بالکل خلاف ہے تاہم میں ان کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا سراسر غلط خیال ہے کہ اس امت میں سے پہلے کسی کا یہ مذہب نہیں تھا کہ آنحضرتؐ کی امت میں سے کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ برخلاف اسکے اہبت سے بزرگان اسلام کا یہ مذہب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بھی نبی آسکتے ہیں۔ ہاں کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر یہ منصب حاصل کر سکتا ہے

(۲) حضرت عائشہ فرماتی ہیں قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی قطعاً نہیں آسکتا۔ تو حضرت عائشہ نے ایسا کیوں کہا؟

۳۔ پھر خود حدیث شریف میں (ابن ماجہ) ہے کہ لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ یعنے اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اگر فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا۔ تو آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ بلکہ اس صورت میں تو آپکو یہ فرمانا چاہئے تھا کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا تو ہرگز نبی نہ ہو سکتا بعض لوگ یہ عذر کیا کرتے ہیں کہ یہ حدیث آیت خاتم النبیین سے منسوخ ہے مگر انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ واقعہ نزول آیت خاتم النبیین سے قریباً پانچسال بعد کا ہے بعض لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے کہ ابراہیم کا زندہ رہنا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ اس صورت میں ختم نبوت ٹوٹتی تھی مگر یہ بات اس حدیث کے مخالف ہے کیونکہ اسمیں یہ نہیں بتایا کہ ابراہیم کو اسلئے مار دیا گیا کہ کہیں نبی نہ بنجائے۔ بلکہ اسمیں یہ بیان ہوا ہے کہ اگر وہ زندہ

۴۔ اسی طرح ایک حدیث میں جو صحیح مسلم کی حدیث ہے صریح طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں ایک نبی اللہ کے آنے کی بشارت دی ہے اور اسکو عیسٰے ابن مریم کہا ہے

۵۔ بعض لوگ اس سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ نبی ہیں جو بنی اسرائیل کی طرف آنحضرتؐ کی بعثت سے چھ سو سال پہلے مبعوث ہوئے تھے۔ وہی لوٹ کر دنیا میں آئینگے۔ مگر قرآن کریم کی رُو سے اور نیز بعض احادیث کی رُو سے یہ خیال ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ وہ فوت ہو چکے ہوئے ہیں اور اب وہ ہرگز کبھی دنیا میں نہیں آئینگے۔

(۶) چنانچہ اسکا کھلا ثبوت آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم ہے جسمیں حضرت عیسٰے علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ کے سامنے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک میں لوگوں میں موجود رہا۔ اسوقت تک ان پر شہید (نگران) رہا لیکن جب تو نے مجھے وفات دیدی تو اس کے بعد تو ہی ان کا نگران تھا۔ (یعنے مینے انہیں پھر کبھی نہیں دیکھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے یہی الفاظ استعمال کرکے اور یہ فرماکر کہ اقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم بتادیا۔ کہ جس طرح مجھ پر توفی کا لفظ پورا ہونے والا اور صادق آنے والا ہے اسی طرح حضرت عیسےٰ پر بھی آیا تھا۔

اس امت میں اور بھی بہت سے بزرگان کا یہی مذہب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آئینگے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دستخط عبداللطیف خان

دستخط منشی رام دستخط عبدالمجید

دوسرا پرچہ

(از مولوی فاضل عبداللہ صاحب امرتسری)

۱۔ مینے شرائط سے باہر کلام نہیں کیا کیونکہ ختم نبوت کی بابت سوال ہے کہ نجات کے لئے اس ایمان کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور یہی شرائط میں مذکور ہے۔

۲۔ مولوی صاحب نے جتنی عبارتیں نقل کی ہیں ان میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں۔

۳۔ حضرات یہ میرا سوال ہے تھا کہ جس وقت مرزا صاحب نے دعوٰی نبوت کیا ہے اسوقت دنیا کے کسی گوشہ میں کوئی اس مذہب کی جماعت موجود تھی۔ جنکا عقیدہ ہو کہ سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہر زمانہ میں ایک جماعت موجود رہے گی تو مرزا صاحب کے دعوٰی کرنے کے وقت کونسی جماعت موجود تھی۔

۴۔ حضرت عائشہ کا قول کس کتاب میں ہے۔ اور اس کو صحیح سند کے ساتھ ثابت کرو بے دلیل بات سنی نہیں جاتی۔

۵۔ مینے لکھا تھا کہ نہ صاحب شریعت نبی آسکتا ہے اور نہ دوسرا اور ساتھ ہی اس کے دلائل بھی لکھے تھے مولوی صاحب نے کسی دلیل کا جواب نہیں دیا بلکہ مرزا صاحب کا یہی عقیدہ یہی بتلایا تھا۔ افسوس مولوی صاحب نے میرے دلائل میں جرح نہیں کی اور ویسے ہی کہہ دیا ہے کہ صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا اور دوسرا آسکتا ہے۔

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو حدیث لکھی گئی ہے۔ کہ اسکا زندہ رہنا محال ہے اسلئے حضرت کے بعد نبی ہونا محال ہے یا یہ مطلب ہے کہ چونکہ نبی نہیں ہوسکتا اسلئے وہ زندہ بھی نہیں ہے قرآن مجید میں ہے کہ اگر آسمان و زمین میں اور الٰہ ہوتے تو فساد ہوجاتا ۷۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ فساد نہیں اسلئے اور معبودوں کا ہونا بھی محال ہے جو معنے ابراہیم علیہ السلام کی حدیث کا مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ اس موجب لازم آتا ہے کہ اللہ کے سوا اور معبود بھی ہوسکیں

۸۔ دوسرا جواب اس حدیث کا یہ ہے کہ ابراہیم نبی نہیں ہوئے اور ہمارا ایمان یہی ہے کہ حضرت کے بعد کوئی نبی نہیں۔ رہی یہ بات کہ اللہ کرنے پر قادر ہے یا نہیں؟ یہ الگ بات الگ ہے تو ایک دوسرا آدم اور دوسری حوا پیدا کردے۔ اللہ چاہے تو صاحب شریعت نبی بھی بھیج دے۔

۹۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر بے موقعہ ہے کیونکہ ان کی نبوت حضرت سے پہلے کی ہے وہ حضرت کے بعد نبی نہیں ہوئے۔ باقی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بابت آپ لکھتے ہیں وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ہے اسکی بحث نہیں ہوئی۔ بلکہ ختم نبوت پر بحث ہو رہی ہے

۱۰۔ ہاں اسکا مختصر جواب بھی دئے دیتا ہوں حدیث بخاری میں ہے کہ حضرت نے رات کی نماز میں یہ آیت پڑھی۔ ان تعذبہم فانہم عبادک یعنے یہ تیرے بندے ہیں۔

دستخط عبداللہ امرتسری

دستخط منشی رام

دستخط عبداللطیف خان۔ دستخط عبدالمجید

جواب

(از مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل احمدی)

افسوس کہ مولوی صاحب نے بجائے اپنی خلاف ورزی شرائط کا اقرار کرنے کے الٹا مجھ پر یہ الزام لگادیا کہ گویا میں نے شرائط کی خلاف ورزی کی ہے۔ ختم نبوت پر بحث ہرگز نہ تھی۔ اور نہ یہ مبحث مقرر تھا۔ باقی مینے جو وفات مسیح کا ذکر کیا ہے وہ اپنی ایک دلیل کے مقدمہ کے طور پر ذکر کیا ہے مولوی صاحب سوال کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے وقت یا اس سے قبل قریب تر کے زمانہ میں کن لوگوں کا یہ مذہب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے افسوس ہے کہ میں خیر القرون کا حوالہ پیش کرتا ہوں اور مولوی صاحب موجودہ ظلمت کے زمانہ کا حوالہ طلب کرتے ہیں۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ثم یفشو الکذب یعنے خیر القرون ہر سہ قرنوں کے بعد جھوٹ پھیلجائے گا سنئے اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو اکابر علما سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کا یہ مذہب ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا رسالہ تحذیر الناس دیکھئے جس میں انہوں نے بڑے زور سے اس بات کے ثبوت پیش کئے ہیں کہ آنحضرت کے بعد نبی آسکتے ہیں۔ اسی طرح مولوی عبدالحی لکھنوی کا رسالہ دافع الوسواس دیکھئے جسمیں انہوں نے اسکی تصریح کی ہے۔ اس سے اوپر چلئے۔ ملا علی قاری کتاب موضوعات میں اپنا یہی مذہب بیان کرتے ہیں۔ صاحب کتاب الیواقیت والجواہر اور صاحب فتوحات مکیہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا بھی یہی مذہب تھا۔ لو عاش ابراہیم لکان نبیا کے مقابلہ میں مولوی صاحب آیت لو کان فیہما الہۃ الا آیۃ پیش کرتے ہیں۔ مگر اسکا یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ابراہیم تو کئی سال زندہ موجود رہے کیا مولوی عبداللہ صاحب کے نزدیک کچھ عرصہ تک نہیں نہیں بلکہ عرصہ دراز تک خدا کے شریک بھی موجود تھے جو بعد میں وفات پاگئے یا معدوم ہاں اگر یہ ہوتا کہ حضرت ابراہیم یا کوئی اور الٰہ کا آنحضرت صلعم کے زمانہ میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ تو اس صورت میں شاید مولوی صاحب کا یہ استدلال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح ہو سکتا حضرت عائشہ کا قول دیکھیے تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ میں حضرت عیسےٰ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ وہ پہلے سے نبی تھے بھلا بتائیے تو سہی کہ کا نبی لعب ہی اگر ہر ایک قسم نبی کی نفی کرتی ہے تو اس سے حضرت عیسےٰ کیونکر باہر رہ سکتے ہیں کیا اس میں آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ صرف نیا نبی میرے بعد نہیں آسکتا پرانے آسکتے ہیں۔

پھر جبکہ قرآن کریم صاف الفاظ میں بتا رہا ہے کہ حضرت عیسےٰ ناصری دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے تو آپ کا یہ عذر کیونکر صحیح ہو۔ کیا اس آیت میں حضرت عیسےٰ نے اقرار نہیں کیا کہ میں اپنی توفی کے بعد دوبارہ لوگوں میں دنیا میں نہیں آیا اگر توفی کے معنے کی بابت کوئی شبہ ہو۔ تو سنئے حضرت ابن عباس آیت یا عیسےٰ انی متوفیک کے معنے ممیتک (میں تجھے موت دینے والا ہوں) کرتے ہیں لغت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب توفی کی نسبت اللہ کی طرف ہو یعنے اس کا فاعل اللہ ہو یا فرشتہ ہو تو اسکے معنے قبض روح ہی کے ہوتے ہیں۔ قبض جسم کے ہرگز نہیں ہوتے۔ اگر آپ کہیں لغت سے یا کسی ادب کی کتاب سے کوئی ایسا حوالہ دکھا سکتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہو کہ جب توفی کا فاعل اللہ ہو۔ اور مفعول کوئی ذی نفس یعنے جاندار چیز ہو۔ تو اس کے معنے قبض جسم مع روح کے یا صرف قبض جسم کے بھی ہوتے ہیں۔ تو آپ نکال کر دکھائیں۔

آپ اطمینان رکھیں کہ قرآن کریم سے آپ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کہ حضرت عیسےٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اگر کوئی ثبوت آپکے پاس ہے تو لاتے کیوں نہیں۔ نبوت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں موجود ہونے کے ثبوت میں سر دست صرف ایک آیت پیش کرتا ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس یعنے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت آیندہ کیلئے بھی مستمر ہے کہ وہ دنیا میں ملائکہ کو بھی رسول بنا کر بھیجا کریگا اور بندوں کو بھی رسول بنا کر بھیجا کریگا جیسا کہ پہلے بھیجتا رہا ہے والسلام۔ دستخط محمد اسمٰعیل۔ دستخط منشی رام
دستخط عبدالمجید

تبدیلی عقیدہ کس نے کی؟

اس عنوان کے ماتحت میں بعض حامیان پیغام کا پہلا عقیدہ دکھانگا اس نمبر میں تین صاحبان کا ذکر ہے احباب ان سے زبانی بھی دریافت کریں کہ وہ کیا عذرات وارد کرتے ہیں۔ (اکمل)

(۱)
سر آمد مخالفین
(فاضل امروہوی)

"مندرجہ ذیل خط و کتابت کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی ایک وقت ان کو دجال سمجھتے اور یہ لفظ کسی غصے سے نہیں بلکہ از روئے کتاب و سنت دیخ کا دعوٰی کرتے اور بیعت خلیفہ وقت کی ضروری سمجھتے اور اسلام میں اس کا حکم بتاتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ وہی لوگ جو دجال تھے اسلام کے سچے متبع ہیں بحالیکہ ان کے عقائد وہی ہیں جو پہلے تھے اور خلیفہ بھی وہی اور انہی عقائد پر قائم ہے جن کا قائل ہونے کے باوجود اسکی بیعت فرض بتائی جاتی تھی۔"

نقل خط یعقوب بیگ
۲۳ دسمبر ۱۶ء

مخدوم مکرم بندہ جناب مولانا صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا ایک نوازشنامہ خاکسار کے نام موصول ہوا تھا جس کا جواب بذریعہ تار ارسال خدمت کیا گیا تھا۔ کہ آپ بخوشی لاہور میں لیکچر دے سکتے ہیں بشرطیکہ آپ خواجہ صاحب کے لیکچر کے لئے قادیان میں انتظام فرماویں اس طرح سے رفع نزاع کی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ہم آپ کی بات سن لیں آپ ہماری سن لیں صاحبزادہ صاحب کی اجازت کی ضرورت ہو تو آپ ان سے اجازت لیکر اطلاع دیں ابھی جو میں آپکو جواب لکھنے کو تھا حکیم محمد حسین صاحب نے آپکا کارڈ دکھایا جو لیکچر کی اجازت کے لئے تھا مگر اسمیں ہمکو دجال وغیرہ کے نام سے آپنے یاد فرمایا ہے اور بہت سی گالیاں دی ہیں آپ بزرگ ہیں ہم آپکو اسکے جواب میں کچھ نہیں کہتے سوائے اسکے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی اصلاح کرے اور دین کے خادموں کی نسبت آپکی بدظنی کو دور کرے اور ہم تو وہی ہیں جنکے متعلق آپ کبھی پاکیزہ رائے رکھتے تھے مگر آجکل موجودہ گدی کے ثمرات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر ایک مرید تبرا باز ہو گیا ہے افسوس ہے کہ آپ بھی اس پیرانہ سالی میں اسکے اثر سے مصئون نہ رہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

جواب از مولوی محمد احسن صاحب

وعلیکم السلام۔ ایک خط ملفوف آپ کا محررہ بوقت شام مجھکو ملا۔ افسوس صد افسوس کہ میرا کوئی کلام ایسا نہیں جو بغیر کتاب و سنت لکھا گیا ہو۔ اور کل کی تاریخ بھی آپکی شرط باطل کے ابطال کے واسطے ایک عریضہ رجسٹرڈ مفصل علاوہ اس جواب کے جو بذریعہ تار کے روانہ کیا گیا ہے ارسال کیا ہے اسمیں بھی بذریعہ چند آیات کے ایسے مطالبات کئے گئے ہیں جنمیں آپکا دجال نام نہیں رکھا نہ بنے آپکو کوئی گالی دی جو کچھ آپکی خدمت میں عرض کیا گیا ہے وہ کتاب و سنت نے آپکے نام رکھے ہیں نہ میں نے۔ کیا آپکو وہ زمانہ یاد نہیں رہا کہ جس وقت میں لاہور میں تحذیر المومنین لکھ رہا تھا اور آپ مثل ایک صغیر بچوں کے اس ساعت عسرت میں میرے رسائل اور کتابیں شائع شدہ کے ظل و تربیت میں پرورش پا رہے تھے میں آج سے بزرگ نہیں ہوں۔ بلکہ اس ساعت عسرت کے وقت سے اللہ تعالےٰ نے تم سب کا بزرگ کر دیا ہے ہاں کتاب و سنت سے جو آپنے انحراف کیا ہے اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہ جو چاہے سو کہے اور آپ دین کی خدمت کا دعوٰے کرتے ہیں۔ کیا یہی دین کی خدمت ہے جو خاکسار نے دیروزہ خط رجسٹری شدہ میں آپکو لکھا ہے۔ آپنے سلسلہ کو ایسا بدنام کیا ہے کہ جس کی حد نہیں افسوس اور صد ہزار افسوس کہ مولوی روم کا مضمون اس شعر کا صحیح ہو گیا ؎

دروغے مومن کند زندیق را
دروغے کافر کند صدیق[1] را

یعنے اس پیرانہ سالی میں کتاب و سنت کو مضبوط پکڑ لیا ہے۔ اور پھر صد ہزار افسوس کہ آپنے حضرت

[1] مولانا بالکل درست فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جری اللہ فی
حلل الانبیاء کے تمام الہامات کو اپنے کبر و عناد سے
نسیاً منسیاً کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون میرے
خط رجسٹری شدہ مرسلہ کے ہر ایک دلیل کا جواب آپ
دیں ورنہ آپکے واسطے اچھا نہ ہوگا اور پھر عرض کرتا ہوں
کہ ہر ایک مطالبہ مندرجہ خط کا جواب ضرور دیں انشاء اللہ
میرے جبتک کہ دم میں دم ہے بغیر جواب لئے نہ چھوڑونگا
گو مضمحل گو شدت ہو گیا ہوں چونکہ ہمارے سشن میں
بموجب قرآن کے حجت و افتکی تاکید ہے
اسلئے یہ عریضہ نہایت رحمت و رافت کے ساتھ آپ
بچوں کو لکھا گیا ہے۔ یار باقی صحبت باقی میں آپ
جیسے بچوں کی مدت ہوئی کہ سب کچھ سن چکا ہوں مجھے
تم کیا سناؤ گے میں نے پہلے خط میں لکھدیا ہے کہ علم کتاب
و سنت میں امتحان لیا جاویگا آپ ہشیار رہیں کیا میرا
بیعت کر لینا تم بچوں کے لئے کافی نہ تھا جو آپنے ایسا
تفرقہ ڈالا جس پر مخالفین بھی آپ پر لے دے کر رہے
ہیں اور رفع و نزع کی اتنی مدت کے بعد بغیر اسکے
اور کوئی صورت نہیں کہ آپ نہایت اطاعت و لیاقت
اور فرمانبرداری کے ساتھ بیعت خلیفہ وقت کی کریں
اور وہی بیعت جسکا اسلام میں حکم تاکیدی ہے۔

سید محمد احسن امروہہ شاہ علی سرائے مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۴

(۲)
مولوی عبداللہ صاحب کشمیری وکیل عدالت سرینگر

مولوی عبداللہ صاحب کشمیری جو ایک عرصہ قادیان میں بھی
رہے ہیں آجکل قادیان سے برگشتہ اور مولوی محمد علی
صاحب کی اتباع میں نبوت مسیح موعود سے منکر ہو رہے
ہیں۔ آپکا ایک مکتوب مطبوعہ الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۵ء
کے پرچہ میں میری نظر سے گزرا اسمیں آپ مولوی
ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں
"آپنے مشتہر سے تجاہل کر کے ہمارے نبی
موعود احمد قادیانی صلے اللہ علیہ وسلم
کو مخاطب قرار دے کر خوب گالیاں دی ہیں"
(الحکم صفحہ ۸ کالم ۱)

میں مولوی عبداللہ صاحب اور ان کے رفقاء سے دریافت
کرتا ہوں کہ آیا اس تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں
کہ آپ لوگ حضرت اقدس کی زندگی میں حضور کو نبی (ٹھیک
انہی معنوں میں نبی جنمیں دوسرے انبیاء میں سے ہر ایک
کو نبی کہتے ہو) مانتے تھے۔

۲۔ آپکے لئے نبی یا رسول کا لفظ کھلا کھلا بغیر کسی تشریح
یا قید جزوی و ناقص کے استعمال کرتے تھے بحالیکہ
اب نہ آپ نہ مولوی محمد علی کوئی اور یہ لفظ استعمال کرتا
ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اب عقیدہ آپ لوگوں کا متغیر
ہو چکا ہے۔

۳۔ اب تو آپ کہتے ہیں کہ اسلام میں ایک ہی نبی ہے
اور ایک ہی ہے جیسے ہم۔ ہمارا نبی کہہ سکتے ہیں۔ اگر
مسیح موعود کو نبی کہیں تو اسلام میں دو نبیوں کا ہونا لازم
آتا ہے لیکن اس وقت کس صفائی و اخلاص سے ہمارا
نبی کا لفظ آپ مسیح موعود کے لئے استعمال فرماتے تھے

۴۔ پھر اسکے ساتھ موعود کا لفظ لگا کر یہ ظاہر
کرتے تھے کہ آنے والے مسیح موعود کا نبی ہونا لازم و ملزوم
تھا۔

۵۔ پھر آپ اس نبی کو موعود احمدؐ کہتے اور اسطرح
یہ اقرار شائع کرتے کہ وہ اسمہ احمد کا مصداق ہے
کیونکہ احمد نام کے ولی تو امت محمدیہ میں کئی ہوئے ہیں
مگر احمد جو خدا کی طرف سے صادق نبی اور رسول ہو۔ وہ
اُمت میں ایک ہی ہوا۔ اب آپ اس سے بھی منکر
ہیں۔

۶۔ پھر صلی اللہ علیہ وسلم لگایا ہے اور یہ جملہ جمہور
اہل اسلام میں انبیاء کے لئے خاص ہے بلکہ صلی اللہ
علیہ وسلم تو نبی کریم کے لئے مختص ہے اور اہل اسلام
نے اسکا یہانتک اہتمام کیا ہے کہ دوسرے انبیاء کے
لئے بھی علیحدہ طور پر یہ جملہ نہیں لکھتے (اور آپ بھی
اگر اسے غیر نبیوں کے لئے جائز سمجھتے ہیں تو ذرا جرأت
سے کام لیکر مولوی محمد علی خواجہ کمال الدین کے لئے صلی اللہ
علیہ وسلم استعمال کیجئے) مگر آپ جو حضرت مرزا صاحب
کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے ہیں تو بالفاظ دیگر تسلیم
کرتے ہیں کہ آپ فی الحقیقۃ نبی تھے اور صرف نبی ہی نہیں
بلکہ جامع جمیع کمالات محمدیہ اور حضور کا مظہر اتم و اکمل کا
ہو۔ لیکن اب انہیں جزوی اور ناقص کہتے ہیں۔

(۳)
محمد ابراہیم خانصاحب خیرپور میرس والے

جناب والا! اب تو آپ قادیان والوں پر ناراض ہیں اور
حضرت فضل عمر سے برگشتہ اور ظاہر کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعود
کو نبی نہیں مانتے مگر ایک وقت تھا جو آپ سعید نامرزا غلام احمد
علیہ السلام کو نہ صرف نبی بلکہ اولوالعزم نبی مانتے تھے چنانچہ آپ
کے بھائی صاحب مجھے لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آج قرآن شریف کا ورد عاجز کر رہا تھا سورہ ہود کی اس آیت کو
جب پڑھا۔ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ
اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

قرآن شریف کے حاشیہ پر عاجز کے بڑے بھائی صاحب
محمد ابراہیم خان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ تفسیری نوٹ
ہے۔ کتاب موسیٰ۔ از کتاب موسیٰ حالات بنی اسرائیل نیز
مراد است۔ یعنے ہمان نظائر را دیدہ بہ حقایق مے پرید
واز شاہد اشارہ بہ تشریف آوری مسیح آخر الزمان مرزا
غلام احمد صاحب نیز است چرا کہ مسیح را باسم شہید او سبحانہ نعم
قوی مناسبت است و شاہد بریں قول بندہ آیت کنتُ علیہم
شہیدًا مادمت فیہم میباشد واللہ اعلم بالصواب
در بنجا ازایں معنے بیخبر نباید بود کہ نبی آئندہ برائے
نبی ماقبل خود شاہد مے باشد۔ پس دریں آیت صاف
اشارہ باندن یک نبی اولوالعزم۔ بعد از آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بود و آں آمدند یعنے مرزا غلام احمد صاحب
علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

پس آپکو واضح رہے کہ عاجز کے بھائی صاحب محمد ابراہیم
خاں کے خیالات نبوت کے مسئلہ پر حضرت اقدس خلیفہ ثانی
کے مسئلہ کے موافق و مطابق ہیں یعنے کہ حضرت مسیح موعود اولوالعزم
نبی ہیں اور امتی بھی الحمد للہ رب العٰلمین۔

محمد حسن صوفی احمدی از طرف حاجی موسیٰ خان افغان آسٹریلیا
راقم الحروف عفا اللہ عنہ

نوٹ کریں مولوی محمد علی صاحب

ملحدانہ عقاید سے بچو

اس عنوان سے پچھلی اشاعت میں ایک مضمون ظہیر اروپی کے عقائد کے متعلق چھپ چکا ہے اسی سلسلہ میں ذکر کر دینا ضروری ہے کہ حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے جب ظہیر الدین اور حکیم نور محمد کے عقاید کو الحاد و کفر کے عقائد بتلایا تو ایک غلطی میں آکر جارج آباد چک نمبر ۳۰ کے بعض احمدیوں نے دستخط کر دئے کہ ہم حکیم محمد الدین کے اس اعلان سے متفق نہیں وغیرہ وغیرہ لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ ایسا کام کرنے سے پہلے انہیں حضرت خلیفۃ برحق کی اجازت لے لینی چاہیئے تھی۔ تو انہوں نے کمال اخلاص سے جناب خلافت مآب میں معافی چاہی ہے جیسا کہ اس مکتوب سے ظاہر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ انجمن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور کے احکام کی مطیع و فرمانبردار ہے اور جن باتوں سے حضور کو تکلیف ہو۔ ان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہے۔ اور جن حرکات کو حضور پسند نہ فرماویں ان سے یہ حضور کے خدام بیزار ہیں۔ محمد ظہیر الدین سے جبتک کہ وہ حضور کی عملاً و اعتقاداً متابعت اختیار نہ کرے کمترین کا کوئی تعلق نہیں ہے اسکے ٹریکٹ کے ساتھ جو اعلان انجمن ہذا کی طرف سے شائع ہوا ہے اگر وہ کسی فتنہ یا فساد کا باعث ہوا ہے تو عاجز ان اس سے توبہ کرتے ہیں۔ اس اعلان کی تحریر کے وقت سکرٹری انجمن حاضر نہیں تہا۔ اسکی عدم موجودگی میں اعلان لکھا گیا تہا۔ اگر پسند فرمایا جاوے تو یہ تحریر اخبار میں شائع ہو جانی مناسب ہے

تابعدار غدین پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ جارج آباد چک نمبر ۳۰ ضلع منٹگمری

تابعدار ثناء اللہ خان محاسب انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۰ جارج آباد ضلع منٹگمری

محمد اشرف احمدی بقلم خود

تابعدار فیض عالم امین انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۰ ضلع منٹگمری

اصلان کی تحریر کے وقت خاکسار حاضر نہ تہا پھر بھی معافی کا خواستگار ہے۔

ابو محمد عبد اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ

بقلم خود

خواجہ کمال الدین کا جرمن دوست

"مجھے ایک جرمن دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو سب مسیح کی یکتائی سے الگ ہو کر اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھتے ہیں اور اسے ہی ایک الہام الٰہی کا مہر دہنیں مانتے جبکہ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں اور ہر جگہ سے تعلیم لینے کیلئے تیار ہیں۔ خدارا تم کیوں اپنے کام میں یہ کہکر روڑہ اڑکاتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مسیح سے افضل تھے اس وعظ کو چھوڑو اور میدان بہت صاف ہے کامیابی مشکل نہیں بہرحال بجواب میں ہم لانفرق بین احد من رسلہ لکھدیا ہے" جلد ۲ نمبر ۲۹ پیغام صلح ۱۴ ستمبر ۱۳ سنہ

ہر شخص جو اردو سمجھتا ہے وہ اس عبارت کے پڑھتے ہی کہدیگا کہ لکھنے والا اپنا عقیدہ یہی بتاتا ہے کہ سید الرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح کا ایک ہی درجہ ہے ورنہ کوئی وجہ نہ تہی کہ اس شخص کو جو یہ اعتراض کرتا ہے کہ تم نبی کریم کو کیوں مسیح سے افضل ٹھہراتے ہو۔ یہ لکھا جاتا کہ ہم تو کوئی فرق نہیں کرتے برابر ہی سمجھتے ہیں ایسے موقعہ پر ایک غیور مسلم کا جواب تو یہ ہو سکتا تہا۔ کہ جب وہ افضل تہا تو ہم کیوں افضل نہ سمجھتے مگر حب دنیا کا برا ہو۔ کیا ہمارے دوست جو سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں باوجود یہ عقیدہ رکھنے کے خواجہ صاحب کے عقائد سے مطمئن ہیں۔

ایک سونگھڑوی معاند

اخبار اہلحدیث ۶ اپریل ۱۹۲۱ء کے ساتویں صفحہ پر ایک خط عبد المجید صاحب دریا پوری کی طرف سے چھپا ہے جس کو ایڈیٹر اہلحدیث نے باعث فخر سمجھا ہے اس خط میں صاحب موصوف نے مرزائیت کا غلبہ سونگھڑہ میں جناب مولوی عبد الرحیم صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ کے ذریعہ سے ہونیکا تذکرہ کرتے ہوئے یہ لکھا ہے "آخرش ہمنے اخبار اہلحدیث کی خریداری اور دوسروں کو ترغیب دلائی۔ اسکی وجہ سے بہت سے لوگ مرزائیت سے تائب ہوئے امید کہ اخبار میں مرزائیت کے متعلق مفصل مطلع کیا کرینگے"۔ اس عبارت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم چند مطالبات صاحب موصوف سے کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر جواب سے مطلع فرمائینگے۔

(اول) یہ کہ جسدن سے آپ اخبار اہلحدیث کے خریدار بنے ہیں۔ اس دن سے لیکر آجتک کتنے احمدی یا مرزائی آپکی تحریک سے تائب ہو کر آپکے مذہب میں داخل ہوئے مہربانی فرما کر ان کے ناموں کی فہرست عطا فرماویں۔

(دوم) یہ کہ "دوسروں کو ترغیب دلائی" سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ اگر اخبار اہلحدیث کے خریدار بنے مہربانی فرما کر ان لوگوں کے ناموں کو مع انکی شہادات کے درج اخبار کریں۔ اور اگر یہ مطلب ہو کہ مرزائیت کی برائیاں بیان کر کے لوگوں کو اس سے تائب بنا کر مذہب اہلحدیث اختیار کرنے کی ترغیب دی تو مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ آپنے احمدیوں کے خلاف کتنے پمفلٹ دئے یا کتنے مضامین لکھے اگر ذرہ بھی خشیۃ اللہ دل میں ہو تو جواب نفی میں دینگے

(سوم) اگر آپ کی باتیں ایسی ہی پر اثر ہیں کہ جس کو جس بات کی طرف ترغیب دیتے ہیں وہ اسی طرف مائل ہو جاتا ہے تو آپ سونگھڑہ کے باقی ماندہ احمدیوں کو کیوں نہیں تائب بنا لیتے اور جب سے آپنے اخبار اہلحدیث منگانا شروع کیا ہے اُس دن سے آجتک احمدیوں کو کتنے مسائل پر شکست دی مہربانی فرما کر جواب دیں اور اس عاجز کو بھی اپنی سنجیدہ و پر اثر باتوں سے محظوظ فرماویں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ ہرگز ہرگز جواب دہی کے لئے مستعد نہ ہو سکینگے ہاں تقوی و شرم و حیا سے مبرا ہوں تو دروغ بیانی سے کام لینے کو تیار ہو جائینگے۔

اب آپکو عبرت دلاتا ہوں کہ آپ واثق الدین کے نامراد مرنیسے صحت پکڑیں چند ہی دن پہلے وہ احمدیوں کی مخالفت میں کسقدر سرگرم تہا اور چند احمدیوں کو اپنے پنجہ میں پکڑ کر ان کے ارتداد کا خواہاں تہا لیکن دست قدرت نے اس کو بہت جلد پکڑ لیا اور اس جہان سے نامراد اٹھا لیا ؎

کانپتے تھے نام سے جس کے زمین والے کبھی
قبر میں وہ چپ پڑے ہیں ہوں نہاں کچھ بھی نہیں

راقم خاکسار محی الدین کشکی حال قادیانی ولد سید شفیق الدین محی الدین پوری
ڈاکخانہ سنگرکہ۔ ضلع کٹک۔ ملک اوڑیسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظہ نباشد

بڑے بھائی (عزیز بخش) نے اپنے چھوٹے برخوردار بھائی کی شان میں ایک قصیدہ نثریہ تصنیف فرمایا ہے۔ جو قابل ملاحظہ ارباب بصیرت ہے ارشاد ہوتا ہے۔

معرکۃ الآرا پیچ ایسی مدلل اور مؤثر تھی جس کے اثر سے پبلک پر ایک عالم محویت طاری تھا آپ کا پرجلال چہرہ اور قدوسی لب و لہجہ۔ متقیانہ شان ولیانہ کلام (نبیانہ لکھدو۔ کون قلم روک سکتا ہے) نے سامعین کے دلوں پر سلف اولین کا نقشہ جما دیا تھا سچ تو یہ ہے اس فرشتہ سیرت مقدس انسان کی شخصیت نے"

ہمیں تعجب ہے کہ اس پرجلال چہرہ اور اس قدوسی لب و لہجہ اور اس متقیانہ شان نے ڈیرہ غازیخان میں کسی اور فرد بشر پر بھی اثر کیا یا تمام روحانی فیض بھائی نے بہائی کی پوٹ میں رکھدیا پھر غیر احمدی پبلک پر محویت کا عالم طاری اور وہ یہانتک مسحور ہوئی کہ فریضہ نماز مولوی محمد علی صاحب کی اقتداء میں ادا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ادھر منشی صدرالدین صاحب سیالکوٹی کے بارے میں لکھا ہے کہ اڑھائی گھنٹے آپ نے تقریر فرمائی اور لوگ بھی برابر ٹکٹکی باندھے اس قابل واعظ کی طرف دیکھ رہے تھے یا تو یہ عروج یا یکدم یہ تنزل کہ۔

"مولوی صاحب کا ایک لیکچر بہت اصرار سے مقرر کرایا لیکن اس دن چونکہ کوئی صاحب انمیں سے جلسہ میں تشریف نہیں لائے تھے اسدن مولوی صاحب کا کوئی لیکچر نہ ہوا"

معلوم نہیں کہ حضرت امیر کے روحانی جذبہ نے پبلک میں وہ کشش (کیوں نہ) پیدا کردی کہ آناً فاناً بڑے شوق سے حاضرین جوق در جوق جمع ہو جاتے۔ غالباً یہ واقعہ قصیدہ منقوطہ میں صنعت تضاد پیدا کرنیکے لئے درج کیا گیا ہوگا۔ پیغام کو ایسے "دانشمند" نامہ نگار محمد علی کی سرکار میں ایسے خواجہ صاحب کی اضافہ مبارک ہاں ایک اور بات بھی قابل نوٹ ہے کہ یہاں غیر احمدی کا لفظ ان لوگوں کے حق میں استعمال کیا گیا ہے جنہیں "غیر از جماعت" کے لقب سے ملقب کرنیکا عہد ہو چکا ہے مگر جو لوگ مسجد مبارک کی چھت [illegible] کے سر پر بھی اسکے درمیانی پارٹیشن توڑ دینے کے عادی ہیں

مولنا حقانی کی یاد میں

"مولوی علی احمد حقانی کی وفات نے بہت دلوں پر چوٹ لگائی ہے ہمارے مکرم معظم شیخ عبدالرشید صاحب میرٹھی بھی کئی سال کے بعد اپنی مہر خاموشی توڑنے پر مجبور ہوئے" (ایڈیٹر)

بگذرد چوں باد صرصر دوستاں ہنگام زیست
ہست پنہاں بہر فرقت یکشبے در شام زیست
ہر طرف برخاست یارب شوق برق یادتند
تا کجا مثل قدیفہ جامہ ترحمام زیست
آبروے زندگی افتاد اندر رشیخند
میکند موئے بدن را بخیہ در حجام زیست
آشتی از بخت نا بنجار و جنگ نفس دوں
سخت مشکل افتادہ توبہ از آلام زیست
ثبت بر قبر مسیحا دست گور خضر کرد
او فتد چوں ما بقعر نیستی بر بام زیست
بادشاہ خورم ما خاک پوش و فاقہ نوش
میخورد زہر ہلاہل لذتے آرام زیست
حیف شد از ما جدا حقانی شیریں مقال
ہست ایں گرگ اجل پنہاں تہ ہر دام زیست
کس نمید اند چہ گردد ما جرائے باز پرس
چیست کیف پرتماشا جلوہ گردد ام زیست
از دعائے مغفرت سے دوستان سلسلہ
یاد باید کرد مے را باد خوش انجام زیست
اے رشید از حب دنیا چیم دل راضی نشد
سخت ناز آراست ہر دم صورت اندام زیست
او خیال نیستی بر ہستی خود کم مباز
کن بحب دین مبیں مابقی ایام زیست
ہاتف از غیبم بسال موت حقانی بگفت
صحبت دارالاماں شد آبدیع نام زیست

دعا کیجائے میرے مخلص بہائی منشی حبیب احمد صاحب احمدی چکوالی (سہارنپور) جو میرے محسن مولوی غلام محمد صاحب کے خسر ہیں عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور کچھ منکشات میں مبتلا ہیں احباب ان کے لئے صحت و عافیت کی دعا فرماویں۔ (اکمل)

دُعا

برادر عزیز بشیر احمد صاحب رائیپوری جو میرے مکرم حضرت حقانی کے فرزند ارجمند ہیں مندرجہ ذیل اپنی مناجات بھیجتے ہیں جو سوز و گداز کی وجہ سے کئی دلوں میں مرحوم کی یاد تازہ کریگی الولد سر لابیہ کے مطابق اس غزل میں حسن شاعری کے خطوط خال نمایاں ہیں۔

خدایا طرز افغاں وہ سکھادے
جو دل سینہ میں دشمن کا ہلادے
وہ آتش عشق کی مجھ کو لگادے
کہ میرا رخت ہستی سب جلادے
جلادے میل جو ہے ماسوا کی
مرے ایماں کو کندن سا بنادے
نہ ڈر ہو مجھ کو گردش کا فلک کی
مجھے تنگیٔ دوراں بھی مزا دے
دئے جائے عدو طعنے ہزاروں
مرا دل ہو۔ کہ اسکو بھی دعا دے
پلادے جام محویت کچھ ایسا
کہ سب دنیا و مافیہا بھلادے
مواجو عشق میں زندہ ہوا وہ
نہیں ممکن فنا اسکو مٹادے
مجھے دیوانہ اپنا تو بنالے
محمدؐ کی محبت میں فنا دے
سکھا تفسیر انعمت علیہم
صراط مستقیم اپنی دکھادے
نہ چھوٹے دامن محمود مجھ سے
مرے مولیٰ مجھے وہ حوصلہ دے
ادھر بھی ہو نگاہ لطف "ساقی"
کہ اک شرمندۂ احساں بنادے
غلاموں میں ترے پیارے کے تھا وہ
تو حقانیؒ کو اونچا مرتبہ دے
چمک اٹھے تیرا اخلاص احمدؐ
خدا دے تجھکو دولت ماں خدا دے